کیلئے چار سال کا عرصہ دیں تو ان کیلئے معقول وظائف بھی ہوں۔ تاکہ ایک حد تک وہ معاشی ضروریات سے بھی بے فکر ہو کر چار سالہ کورس تعلیم کر سکیں۔ ضرورت ہے اس قسم کی ملک میں تجرباتی یونیورسٹی کھولنے کی۔ شاید کہ یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکے۔

(مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی۔ دارالعلوم مدینہ۔ ماڈل ٹاؤن۔ بہاولپور)

عیسائی مشنری سرگرمیاں | عیسائی تبلیغ پر مشتمل منسلکہ پشتو لٹریچر کل یہاں کچھ لوگ تقسیم کر رہے تھے۔ لوگوں نے انہیں پکڑ کر یہاں سے نکالا، ایک پوری دیگین ان کے پاس اشتہارات سے بھری ہوئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسیحیت فتنۂ ارتداد بڑے منظم طریقے سے اور جوش و خروش کے ساتھ شروع کر دیا گیا جو نہایت خطرناک ہے۔ لٹریچر پر لاہور کے کسی چرچ کی مہر لگی ہوئی ہے۔

(عبدالقیوم منگورہ۔ سوات)

قاضی القضاۃ سوات کی وفات | سابق ریاست سوات کے محکمہ قضا کے قاضی القضاۃ مولانا فضل الٰہی صاحب سکنہ انگرو ڈھیری ۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۵ء کو انتقال فرما گئے۔ سوات کے محکمۂ قضاء کو ان کی وفات سے ناقابلِ تلافی نقصان ہوا ہے۔ قارئین دعائے مغفرت فرمائیں۔

(قاضی غفران الدین، قاضی محمد عالم گل، حبیب اکبر۔ سیدو شریف۔ سوات)

حکیم سید جان بادشاہؒ | مولانا حکیم سید جان بادشاہ مرحوم کابنٹ علاقہ جندول دیر ۱۲ر شوال ۱۳۹۵ھ کو وفات پا گئے۔ مرحوم علم و فضل، تقویٰ و زہد اور مکارمِ اخلاق میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

(سید احمد شاہ سابق ناظم مدرسہ عربیہ۔ گجرات)

بقیہ: تحریک ریشمی رومال۔

کا پکا مرید ہو گیا تھا۔ بڑا اہم سازشی ہے۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے ہمیشہ مولانا کو اکسایا کہ جہاد کے لئے ہجرت کر جائیں یہ پورا بیان تقریباً ایک صفحہ میں ہے۔ اوراق پلٹئے اور پورا بیان ملاحظہ فرمائیے کہیں کسی فقرہ سے بھی کوئی اشارہ اس الزام کا ملتا ہے جو اس ناخداترس عبدالرحمٰن نے مولانا عزیر گل صاحب پر لگایا ہے۔ اور جس کو محقق مقالہ نگار نے نعمتِ غیر مترقبہ سمجھ کر اپنے مقالہ میں سجایا ہے۔

یہ پیش لفظ طویل ہو گیا۔ مگر حضرت مولانا عزیر گل صاحب کے تقدس اور ان کے اس احترام نے جو حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ کے متوسلین کے دلوں میں ہے اس ناکارہ کو اس طوالت پر مجبور کیا تاکہ ایک پاکباز کے دامن سے یہ ناپاک دھبہ دور ہو۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

بقیہ :- تجدید عہد

ان کی آہ عرش تک جاتی ہے۔ یہ کسی وقت بھی ایسی باتیں برداشت نہیں کریں گے۔ جو لوگ سوشلزم سیکولرازم اور لادینیت کی باتیں اس ملک میں کرتے ہیں وہ ذرا یہاں ان مسلمانوں کے مجمع میں ایسی باتیں کہہ دیں کہ ان کی کیا گت بنتی ہے۔ ہمیں یہ ملک اسلام کی خاطر خدا نے دیا۔ بنگلہ دیش والوں نے کافروں کے قدموں کو پکڑا۔ خدا ان کے ساتھ جو سلوک کرے گا وہ تو ہے ہی۔ اس دنیا میں مجیب کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ بھی آپ نے دیکھ لیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اتنی ڈھیل نہیں دیتا اس لئے ہم اپنے وزیر اعظم بھٹو سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ تم ایسی آوازوں کے بارہ میں اپنا موقف واضح کر دو اور سوشلزم اسلامی سوشلزم کے نعرے بلند کرنے والوں کی زبانیں کھینچ لو۔ ورنہ خدا کی گرفت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور خود آج ان لوگوں کی آپس میں جو حالت بنی ہے، کیا وہ عبرت کی بات نہیں ——— ع۔ خدا شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد۔ الحمد للہ کہ سوشلزم اب خود بخود ایک دوسرے کے گلے پڑ رہا ہے۔ سوشلزم ایک دوسرے کو کھا رہا ہے۔ وہ سوشلزم جس کی بنیاد نفاق ظلم اور فساد پر ہے۔ اور جس کا فلسفہ کسی دہری نے مذہب کو نیست و نابود کر دینے کے لئے گھڑا تھا۔ اور سنہرے ناموں میں اسے لپیٹا کہ عزت نفس اور آزادی رائے مل جائے گی۔ حقوق ملیں گے تو کیا اسلام نے عزت نفس اسلام نے آزادی رائے اسلام نے رعایا کے حقوق اسلام نے حکومت کے ماں باپ کے اولاد کے ماتحتوں کے حقوق بیان کئے یا نہیں یا اس میں کچھ کمی ہے۔ جو تم سوشلزم سے اسے پورا کرتے ہو۔ حضور اقدس سے غالباً عبد اللہ بن عمر کی روایت ہے کہ بیت اللہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر کہا اسے بیت اللہ واللہ تیری بڑی شان ہے۔

واللہ ما اعظمك عند اللہ	تو بڑی پیاری ہے، بڑی پیاری ہے خدا کو، اور
واللہ ما احبك عند اللہ	بڑی شان ہے خدا کی نظروں میں تیری، بڑی شان

ہے۔ خانہ کعبہ کی۔ مگر ایک مومن کا نفس اور اسکی جان خدا کے نزدیک تم سے بھی زیادہ محترم ہے۔

آج کہتے ہیں عزت نفس، عزت نفس خدا معلوم عزت سمجھتے کس چیز کو ہیں لاکھوں انسانوں اور مسلمانوں کو تہ تیغ کر کے عزت حاصل کرتے ہیں اسلام کہتا ہے کہ تم نے اگر کسی ایک مسلمان کو بھی قتل کر دیا تو گویا ساری مسجدیں تم نے ڈھا دیں، حرمین الشریفین کو تم نے گرا دیا۔ آسمانوں زمینوں اور عرش و کرسی کو گویا تم نے مسمار کر دیا اور کائنات کو ایٹم بم سے اڑا دیا، اتنا گناہ جو کرے گا اس سے قاتل کا گناہ بڑھ کر ہے۔

اور میں عرض کروں کہ یہ آزادی رائے آزادی رائے آزادی رائے کے نعرے کس مقصد کے لئے لگائے جاتے ہیں۔ کونسی آزادی رائے کہ جو برا بھلا دل میں آئے اسے بکتا رہے اور اظہار حق اگر مطلوب ہے تو اسلام میں اسکی کیا کمی ہے۔ امیر المومنین حضرت عمرؓ لوگوں کے سامنے کھڑے ہیں، خطاب فرماتے

ہیں کہ لوگو! میری طاقت میری حکومت نہیں معلوم ہے کہا ہاں معلوم ہے۔ کہا اگر ایک کسی مصلحت کی بناء پر ایسی بات کہہ دوں جو دین کے خلاف ہو مگر مصلحت وقت کا تقاضا ہو تو تم میری ایسی بات مان لوگے تو ایک اعرابی دیہاتی کھڑا ہوا تلوار سے للکار کر کہا کہ اے عمر ایسے وقت ہم تجھے تلوار سے سیدھا کر دیں گے ہماری تلوار ہوگی اور آپ کی گردن۔ یہ حق آزادی رائے آج آزادی کا مطلب ہے مادر پدر آزاد ہو جانا۔ یہ جمہوریت جمہوریت! خدا معلوم کیا کیا لعنتیں انگریز نے ہمارے لئے چھوڑ دی ہیں جس میں نہ خدا کی رعایت، نہ رسول کی عوام کا ہر بونگ جو فیصلہ دے ایسی جمہوریت کا بھی اسلام روادار۔ تو آج ہم وعدہ کرتے ہیں کہ نہ ایسی جمہوریت نہ شخصیت نہ سوشلزم اور نہ سیکولرزم نہیں چاہتے، ہم نے یوم میثاق میں جو وعدہ کیا ہے۔ اور پیدا ہوتے وقت اور مرتے وقت وہی اعلان ہے ہمارا کہ علی ملۃ رسول اللہ۔ ملتِ ابراہیمی پر قائم رہنا چاہتے ہیں۔ ہم اسکی پیروی کریں گے۔

۲۔ دوسری بات یہ عرض کرنی تھی کہ مسلمانوں کی بے غیرتی کا جتنا بھی ماتم کیا جائے کم ہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ازواج مطہرات حج پر تشریف لے گئیں۔ ازواج مطہرات ہودج میں بیٹھی ہیں، پردہ ہے۔ مگر قافلہ سے ان کے ہودج ..... فرطِ حیا کی وجہ سے دو چار میل آگے ہی رکھی جاتی اور حضرت عمرؓ کا حکم ہے کہ پھر بھی عام مسلمان نگاہوں کو نیچا رکھیں۔ سامنے کی طرف نظر اٹھا اٹھا کر نہ دیکھیں امیر المومنین کا حکم ہے۔ کہ آگے مت دیکھو کہیں ان پر نظر نہ پڑ جائے۔ ایک تو یہ احترام ہے اور ایک حالت بدقسمتی سے یہ ہوگئی کہ اب ان ماؤں کی فلمیں بنائی جا رہی ہیں۔ آج سے کچھ عرصہ قبل فجر اسلام ایک فلم آئی میں نے اسمبلی میں کھڑے ہو کر واویلا کیا۔ لیکن ہم جیسے غریب اور نحیف آواز کو کون سنتا ہے۔ پھر اب اطلاع آئی نہ کافروں نے اور نہ صرف کافروں نے بلکہ اپنوں نے بھی تعاون کیا۔ لیبیا کے سفیر کے پاس میں خود گیا اور اس سے کہا کہ خدا کے لئے تم لوگ اسے روک دو، ایسے کافروں کو اپنے ہاں سہولتیں کیوں دیتے ہو۔ کہا تمہارے جذبات میں حکومت کو پہنچا دوں گا۔ وہ فلم بن رہی ہے۔ نام ہے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (جاری ہے۔)

خوبصورت اور دیدہ زیب ملبوسات کے لئے

ہمیشہ یاد رکھیئے

الیف پی ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ جہانگیرہ روڈ

فون ۱۰۱ ۱۲۶ (نوشہرہ) تار: FPTEX اللہ بخش کالونی